THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Saturday, December 17, 2011
(76th Session)
Volume IX No. 06
(Nos. 1-07)

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Quran………………………..	1-2
2.	Question Hour………………………………………….	
3.	Adjournment of the House due to lack of quorum and absence of concerned ministers…………………………	

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume IX SP. IX(06)/2011
No. 06 130

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Saturday, December 17, 2011

The Senate of Pakistan met in the National Assembly Hall (Parliament House) Islamabad at 11.05 in the morning with Mr. Acting Chairman (Mr. Jan Muhammad Khan Jamali) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ۔
لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ۔ وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ۔

ترجمہ: بے شک جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں، پوشیدہ بھی اور ظاہر بھی، اور ایسی (اُخروی) تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی خسارے میں نہیں ہو گی۔ تا کہ اللہ ان کا اجر انہیں پورا پورا عطا فرمائے اور اپنے فضل سے انہیں مزید نوازے، بے شک اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا ہی شکر قبول فرمانے والا ہے۔ اور جو کتاب (قرآن) ہم نے آپ کی طرف وحی فرمائی ہے، وہی حق ہے اور اپنے سے پہلے کی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے، بے شک اللہ اپنے بندوں سے پوری طرح باخبر ہے خوب دیکھنے والا ہے۔

سورۃ فاطر (آیات 29 تا 31)

(آگے ٹی 02 پر جاری ہے)

جناب قائم مقام چیئرمین: پہلے سوالات لے لیتے۔ سوال نمبر ۲ ڈاکٹر اسمٰعیل بلیدی صاحب۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی بالکل، میرے خیال میں Leader of the House نے بھی اس کا notice لیا ہے۔ ان کے جوابات بخاری صاحب! آپ دیں گے۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری (قائد ایوان): جی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی ٹھیک ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! چونکہ سب سے پہلا سوال میرا ہے، میرے خیال میں میں اسے احتجاجاً نہ پڑھوں اور آپ بھی وزراء کے انتظار میں بیس منٹ یا آدھے گھنٹے کے لیے اجلاس adjourn کریں کیونکہ اس وقت کوئی بھی وزیر ایوان میں موجود نہیں ہے اور یہ ہمارے سینیٹ کے ساتھ ایک مذاق ہے۔ وزیراعظم صاحب نے instructions جاری کیں۔ وزراء قومی اسمبلی میں جاتے ہیں، یہاں نہیں آتے اور نہ ہی وزیراعظم آتے ہیں، ہمارے پچھلے تین چار اجلاسوں میں وزیراعظم صاحب نہیں آئے تھے۔ اس دن ممبران کے متعدد مرتبہ کہنے کے بعد وہ تشریف لائے اور ہر ممبر نے ان کا شکریہ ادا کیا، حالانکہ ان کا فرض بنتا ہے کیونکہ سینیٹ بھی پارلیمنٹ کا حصہ ہے۔ اگر وزیراعظم صاحب قومی اسمبلی میں جاتے ہیں اور یہاں تشریف نہیں لاتے تو میں سمجھتا ہوں کہ جناب والا! آپ کی ruling کا کوئی اثر ہے نہ نیر بخاری صاحب کو کوئی مانتا ہے نہ Chief Whip کی باتوں کا کوئی اثر ہوتا ہے، ہم آپ کے ساتھ ہیں ابھی لانگ مارچ کر کے Prime Minister House جائیں، آپ قیادت کریں اور ہم وہاں جا کر وزیراعظم کو کہیں کہ خدارا! سینیٹ کے اختیارات کو بحال کریں کیونکہ موجودہ جمہوریت میں جب سینیٹ کے اختیارات بحال نہیں ہیں تو پھر ہم جمہوریت کی کیا بات کرتے ہیں؟ اگر اس کا کوئی حل کسی کے پاس ہے تو وہ بتائے کہ وزراء کی ایک فوج بھرتی کی ہوئی ہے۔ آپ ابھی لانگ مارچ کے لیے بسم اللہ کریں تو ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پہلی مرتبہ اس لانگ مارچ کا credit آپ کو جائے گا کیونکہ آپ کا تعلق بھی بلوچستان سے ہے، لانگ مارچ پنجاب سے تو شروع ہوتے ہیں، آپ بھی شروع کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: پتا چلے کہ ہمارے پہنچتے پہنچتے بہت کچھ ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب! آپ کی باتوں سے مجھے تو ایسے محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ہمارا سینیٹ expiry date والی دوائی کی طرح ہے کہ جب اس کی expiry date گزر جائے تو اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا ہے۔ آپ سوال کریں، بخاری صاحب حاضر ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میں بخاری صاحب کو سوال کیوں کروں؟ آپ کہتے ہیں کہ سوال کریں، بخاری صاحب کا کیا قصور ہے؟

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: ڈاکٹر بلیدی بات کر رہے ہیں کیونکہ وہ اس سوال کے mover ہیں۔ وزیر مواصلات تو آ گئے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! ہمیں تو معلوم ہی نہیں ہے کہ کتنے وزیر ہیں؟

جناب قائم مقام چیئرمین: میرے خیال میں انتیس وفاقی وزراء ہیں، وزیرِ مملکت تو بہت کم ہو گئے ہیں، official and unofficial مشیر حضرات بہت زیادہ ہیں۔ جاوید علی شاہ صاحب۔

سینیٹر جاوید علی شاہ: جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا بخاری صاحب امرت دھارا ہیں جو ہر درد کا علاج ہیں؟ کسی وزیر نے یہاں آنے کی تکلیف ہی گوارہ نہ کی۔ اگر آج چھٹی کے دن اجلاس رکھ دیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو اس کا سختی سے notice لینا چاہیے۔ ایک بھی وزیر نہیں آیا اور اجلاس جاری ہے، میرے خیال میں اس ایوان سے اس سے زیادہ مذاق اور کوئی نہیں ہو سکتا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ایک وزیر ڈاکٹر عالمگیر صاحب آ گئے ہیں، وہ اپنے سوالوں کا جواب دیں گے۔ آپ Cabinet Division کے سوالوں کا جوب دیں گے؟ Any supplementary? جی بلیدی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میں اپنے سوال کی قربانی دوں گا، یہ کوئی بات نہیں ہے کہ یہاں پر سوالات پوچھے جاتے ہیں اور ان پر کوئی عمل نہیں ہوتا ہے۔ نیر بخاری صاحب! Leader of the House ہیں، آپ بھی ابھی اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں، آپ بتائیں کہ سینیٹ کے ساتھ وزراء کی عدم توجہی اُن کا اور وزیر اعظم صاحب کا ایوان میں نہ آنا، وزیر اعظم صاحب تین چار مہینوں کے بعد ایک دن کے لیے اجلاس میں تشریف لائے۔ آپ اس کے متعلق کچھ کریں، کوئی ruling دیں کیونکہ ہم عدم توجہی کا شکار ہیں، اس طرح تو سینیٹ کو چھ ماہ کے لیے چھٹی دے دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: چھ ماہ کی چھٹی کیوں کریں، سنیٹ کی permanent چھٹی کرا دیں۔ اچھا ہے کہ ہم سب لوگ فارغ ہو کر گھروں کو چلے جائیں۔ آپ سوال کا جواب تو لے لیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب والا! آپ اس کے متعلق کوئی ruling تو دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بھئی ruling تو یہ ہے کہ ہر اجلاس کے دوران وزیر اعظم ایک مرتبہ تو ضرور آئیں، یہ ایک روایت قائم ہو جائے اور مستقبل کے لیے بہت اچھی بات ہو جائے گی۔ وزراء کے لیے تو کوئی گنجائش نہیں ہے۔ 18th Amendment کے بعد وہ اس ایوان کے سوالوں کے جوابات دینے کے پابند ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: اگر وہ نہیں آتے ہیں تو پھر کیا action ہو گا؟ آپ وزیر اعظم سے ملیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ہم 18th Amendment کے حوالے سے بات کریں گے اور پھر ہم کہیں گے جو Constitutional Amendment کی گئی ہے وہ اس کو توڑ رہے ہیں اور پارلیمانی نظامِ حکومت میں جو آئین کی خلاف ورزی کرتا ہے وہ سوچ لے کہ پھر technically اس کے ساتھ کیا ہوتا ہے؟ جی حاجی عدیل صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! آپ ابھی فیصلہ کریں کہ وزیروں کی تنخواہیں بالکل بند کر دی جائیں، ان سے گاڑیاں واپس لے لی جائیں، پارلیمانی امور کے وزیر بھی موجود نہیں ہیں، آج تو کابینہ کی میٹنگ بھی نہیں ہے اور سرکاری چھٹی ہے۔ ہمارے ساتھ تو یہ بڑی زیادتی ہے، ہم اتنے دور دور سے آتے ہیں اور وزراء صاحبان اپنے بنگلوں سے نکل کر نہیں آتے ہیں، آپ کوئی decision بھی نہیں لیتے ہیں، آپ کوئی decision لیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بخاری صاحب! ان کے خلاف کوئی action کرائیں، آپ on the floor of the House وزیراعظم صاحب کو represent کر رہے ہیں۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جناب چیئرمین! یہ بات درست ہے اور میرے خیال میں پارلیمانی امور کے وزیر he is on the way, وہ آجائیں گے۔ سوالات کے حوالے سے جو بات تھی کچھ Cabinet Division کے سوالات کے جوابات تو میں دوں گا باقی ڈاکٹر عالمگیر صاحب بھی جوابات دیں گے۔ آپ کی جو observation ہے، مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ members of the Cabinet they should be here, ان کا جو بھی business ہے وہ اس کو ضرور reply کریں۔ اسی اجلاس کے دوران وزیراعظم صاحب آئے اور تقریباً اڑھائی گھنٹے ایوان میں موجود رہے، بہت سارے ممبران نے تقریریں کیں اور انہوں نے ان تقاریر کا جواب بھی دیا لیکن ان کا یہ point کہ concerned ministers کو آنا چاہیے obviously 18th Amendment کے جو provisions ہیں، they are answerable to the Senate also, no doubt that, اس پر کوئی دورائے نہیں ہے۔ In future we will ensure that they should come to the House and they should take the responsibility also. ابھی ان کا سوال کے جواب کا مسئلہ ہے تو I am ready to make a reply for that.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی پروفیسر صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! میں کچھ چیزیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی چیز یہ کہ آپ note کریں کہ یہ سوالات اسی بنا پر defer کیے گئے تھے کہ وزراء available نہیں تھے اور وہ deferred موقع پر بھی موجود نہیں ہیں۔ وزیر خزانہ اور دوسرے وزراء کو یہاں موجود ہونا چاہیے تھا۔ دوسری چیز یہ ہے کہ میں درخواست کروں گا کہ آپ اس کو لانگ مارچ سے tie up نہ کریں بلکہ میرے خیال میں آپ وزیراعظم صاحب کو written complaint ضرور کریں۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جو سوالات relating to the Cabinet Division ہیں، پہلے صورت حال یہ تھی کہ جب وزارتیں devolve ہو گئیں تو بہت سارے subjects Cabinet Division کے پاس آگئے ہیں، particularly relating to the Islamabad and Federal Subjects. The Cabinet Division is with the Prime Minister and obviously Minister for Law and Parliamentary Affairs supposed to be here in the

ان کے جوابات دینے کے لیے میں House and he is to make a reply for that. On his behalf, I am here تیار ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بالکل جی آپ ان کے behalf پر ہیں۔ طاہر مشہدی! تھوڑے سے سوالات ہو جائیں، آپ سوالات پوچھیں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! میں ایک مشورہ دیتا ہوں کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں ہم نے دو محکموں کے two senior Ministers بنائے ہیں، آپ بھی ان محکموں کے دو دو تین وزیر بنا دیں کیونکہ کام زیادہ ہے اور جن لوگوں کو وزارتیں نہیں ملیں وہ بھی خوش ہو جائیں گے، آپ کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: حکومتی بنچوں سے آپ کی درخواست بھیج دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بالکل ان کی درخواست آگے بھجوائیں۔ مشہدی صاحب! آپ سوالات آگے بڑھنے دیں۔

سینیٹر کرنل (ر) سید طاہر حسین مشہدی: جناب والا! ہمارا اعتراض نیر بخاری صاحب پر نہیں ہے، it is not that we love Bokhari *Sahib* less, it is that we love democracy more. The problem is that the Ministers are supposed to be coming, they are bound to come under the 18th Amendment مگر مسئلہ یہ ہے کہ that has been realistic جب تک یہ ruling elite ان اسمبلیوں میں آتی رہے گی اور اُس ruling elite میں جو شہزادے ہیں، ان کو وزیر بنایا جائے گا اور پھر آپ اجلاس کا وقت صبح گیارہ بجے رکھیں گے تو آپ ان کے ساتھ ظلم کر رہے ہیں، وہ matters of state کو رات کے چار پانچ بجے تک discuss کرتے ہیں، ان کے پاس بہت important matters رات کے پانچ بجے تک ہوتے ہیں، وہ دن کو بارہ ایک بجے کے قریب جاگتے ہیں، Marriot, Pearl Continental Hotel میں brunch کرتے ہیں اور وہ اس کے بعد free ہوتے ہیں۔ آپ اجلاس دو بجے تین بجے کا وقت رکھا کریں، پھر اس کے بعد چار پانچ بجے adjourn کر دیا کریں کیونکہ انہیں دوپہر کو تھوڑا سا آرام کرنا ہوتا ہے۔ اگر ہم ان کی grid کے against جا رہے ہیں، ہمیں پتا ہے کہ کون

سے ہمارے وزراء ہیں؟ ہمیں پتا ہے کہ وہ کون سی society سے ہیں؟ پھر ہم ان سے یہ expect کریں کہ ہمارے لیے آئیں اور یہاں آ کر ہم غریبوں کا مذاق اڑائیں۔

(جاری-----T3)

T03-17DEC2011 FAHEEM/ ED Mohsin Zaidi 11:20 A.M. ER12

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: (جاری-----) ہمیں پتا ہے کون سی سوسائیٹی میں سے وہ ہیں اور پھر ہم expect کریں کہ وہ ہمارے لیے آئیں اور غریبوں کا آکر یہاں پر مذاق اڑائیں تو پھر ہم روزانہ کیوں کھڑے ہوجاتے ہیں، روز وزرا نہیں آتے اور روز ہم آتے ہیں، کوئی کراچی سے آتا ہے، کوئی بلیدہ سے آتا ہے، کوئی مکران سے آتا ہے، کوئی کوئٹہ سے آتا ہے، کوئی روجھان جمالی سے آتا ہے مگر یہاں پر تو جو اسلام آباد میں رہنے والے ہیں وہ تو ابھی جاگے ہی نہیں تو وہ کہاں سے ادھر پہنچیں گے اور کیسے ہماری democracy کو serve کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بالکل ٹھیک ہے۔ .You have a point سوالات لیں گے۔ اگر سوالات نہیں لیں گے تو اور کیا کریں گے۔ دیکھیں ہم پر بھی صوبائی حکومتوں کا اثر ہو گیا ہے اور ہم بھی working Saturday منا رہے ہیں۔ جی بلیدی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میرا مشورہ ہے کہ اگر میرے ساتھی mood میں ہیں تو ہم ایک token walkout کریں۔ میں اس کی ابتدا کرتا ہوں۔ یہ جو وزرا نہیں آئے ہیں اس کے لیے ہمیں احتجاجاً token walkout کرنا چاہیے تاکہ یہ بات کم از کم Press میں آجائے اور highlight ہوجائے کہ Ministers عدم توجہی کا شکار ہیں۔ لہٰذا ہمیں احتجاجاً token walkout کرنا چاہیے۔ کم از کم میں تو token walkout کرتا ہوں کیونکہ میرا سوال ہے۔ میں احتجاجاً token walkout کرتا ہوں۔

(اس موقع پر سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی صاحب نے token walkout کیا)

جناب قائم مقام چیئرمین: سیمیں صدیقی صاحبہ! آپ کچھ کہنا چاہتی تھیں۔

سینیٹر سیمیں صدیقی: میں بھی token walkout کر رہی ہوں بلیدی صاحب کے ساتھ۔ میں نے سوچا جب وزرا ہی نہیں ہیں تو Question Hour کا کیا فائدہ۔

(اس موقع پر سینیٹر سیمیں صدیقی صاحبہ نے token walkout کیا)

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: بخاری صاحب جوابات دے رہے ہیں۔ کافی سوالات ہیں Cabinet Division کے، ان کے جوابات وہ دیں گے۔ دیکھیں ڈاکٹر ارباب عالمگیر بھی ہیں، شوکت اللہ خان صاحب بھی آگئے ہیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: چلیں ٹھیک ہیں۔ جو وزرا نہیں ہیں ان کے سوالات defer کر دیتے ہیں، ایسے تو ان کی جان ہم نہیں چھوڑیں گے۔ کیا Minister for Inter-Provincial Coordination آئے ہیں یا نہیں۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جناب والا! ان کی request آئی ہوئی ہے کہ وہ بیرون ملک ہیں اس لیے وہ اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ہاں ٹھیک ہے، ان کی request آئی ہوئی ہے۔ جی میڈم نجمہ حمید صاحبہ۔

سینیٹر بیگم نجمہ حمید: میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ایک بخاری صاحب یہاں پر موجود ہیں جو کہتے ہیں کہ میں جواب دوں گا۔ پچھلے دو، تین دنوں سے ایک بڑا مسئلہ درپیش ہے کہ کچھ sectors میں گیس نہیں آرہی ہے اور بہت زیادہ loadshedding ہو رہی ہے لیکن بخاری صاحب کہہ رہے تھے کہ میرے گھر میں خود گیس نہیں آرہی ہے تو وہ کسی کا مسئلہ کیا حل کریں گے جن کے گھر میں خود وہ مسئلہ ہو۔ آپ یہ بتائیں کہ یہ سینیٹ کا مسئلہ کیا حل کریں گے جو خود بھی مظلومین میں شامل ہیں۔ جیسے یہ بیچارے سارے کہہ رہے ہیں کہ G-7 میں گیس نہیں آرہی ہے تو گیس تو ان کے گھر میں بھی نہیں آرہی ہے تو یہ ہمارا مسئلہ کیا حل کریں گے۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: شکریہ جناب والا۔ محترمہ نے بڑی ہمدردی کی میرے ساتھ۔ یہ issue raise ہوا۔ ایک تو اس پر Minister for Petroleum and Natural Resources نے کل ایک meeting بھی کی ہے اور کچھ certain decisions بھی لیے ہیں۔ اسی issue پر particularly, اسلام آباد اور راولپنڈی کے حوالے سے جب یہ issue raise ہوا تو آج اڑھائی بجے ایک میٹنگ ہے اور میں نے بیگم صاحبہ سے کہا بھی تھا کہ وہ بھی تشریف لائیں۔ اس میٹنگ میں Secretary Petroleum, Chairman OGRA and MD, SNGPL کو ہم نے بلایا ہوا ہے۔ So, we can have a

discussion اور اس کا ہم کوئی راستہ نکالیں گے اور کوشش کریں گے کہ domestic consumers متاثر نہ ہوں۔ ہماری priority domestic consumers کے لیے ہے اور اس کے لیے کوئی policy evolve کریں گے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی راجہ ظفرالحق صاحب۔

سینیٹر راجہ محمد ظفرالحق: جناب چیئرمین! وزرا کا نہ آنا ایک معمول بن گیا ہے اور آپ نے دیکھا ہوگا کہ جس دن وزیراعظم صاحب خود بھی آئے ہوئے تھے تو اس دن بھی ماسوائے ایک وزیر کے کوئی اور وزیر نہیں تھا۔ اس ایوان بالا کی حیثیت تو district assembly سے بھی نیچے گرتی جا رہی ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر اس کا کوئی احساس نہیں ہے، اس سلسلے میں آپ نے بھی protest کیا، آپ نے remarks بھی دیے اور سب نے یہ باتیں بھی کیں لیکن کسی بات کا کوئی اثر نہیں ہے۔ اس لیے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم، Opposition یہاں سے واک آؤٹ کریں گے اور پھر اس کے بعد دیکھیں گے کہ کیا صورت ہوتی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی پروفیسر خورشید صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! Minister for Finance, Minister for Inter Parliamentary Affairs, Minister for Communications کے میرے خیال میں کوئی سوال یہاں نہیں ہیں۔ وہ اگر آئے ہیں تو سر آنکھوں پر لیکن جو سوالات ہیں ان کے وزرا نہیں ہیں یہ جانتے ہوئے بھی کہ آج ان کو آنا ہے لیکن یہ لوگ نہیں آئے ہیں، یہ نہایت قابل مذمت چیز ہے اور پوری Opposition اس پر احتجاج کرتے ہوئے واک آؤٹ کر رہی ہے۔

(اس موقع پر حزب اختلاف کے تمام ارکان نے واک آؤٹ کیا)

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جناب والا! گزارش یہ ہے کہ یہ ان کا democratic right ہے۔ مزید گزارش یہ ہے کہ جو Cabinet Division سے متعلق سوالات ہیں ان کے جوابات کے لیے I am present over here and Minister for Communications is here اور وہ briefing لے کر آئے ہوئے ہیں۔ IPC کے وزیر بیرون ملک ہیں اور ان کی request آئی ہوئی ہے اس لیے ان کے سوالات کو defer کر دیا جائے لیکن میں یہ عرض کرتا ہوں کہ there are number of questions, almost 16 questions تو میرے پاس ہیں جن کے جوابات دینے کے لیے میں تیار ہوں اور almost اتنے ہی سوالات Minister for Communications کے پاس ہیں۔ لہٰذا Question Hour چل سکتا ہے۔ ہاں اگر ان کے پاس کوئی ضمنی سوالات نہیں ہیں تو

جب ہم جواب دینے کے لیے تیار ہیں تو سوالات defer all these questions should be treated as read, sir. کیوں ہوں۔ یہ مناسب بات نہیں ہے۔ اگر یہ جواب نہیں لینا چاہتے تو اور بات ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جناب والا! جن سوالات کے جوابات ہم دینے کے لیے تیار ہیں they should be treated as read, sir.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی رحیم مندوخیل صاحب۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! یہ جو مسئلہ ہے وزرا کا، اس پر ہم احتجاج کرتے ہیں اور میں اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ جاؤں گا اور یہ جو تمام اسلام آباد میں گیس بند ہے اور لوگوں کی زندگی مشکل میں ہے۔ ابھی تو بالکل بھی گیس available نہیں ہے۔ لہذا اس سلسلے میں بھی میں protest کرتا ہوں اور اسی حوالے سے اگرچہ نیر بخاری صاحب نے اس کا ذکر کیا ہے لیکن یہ ایسے ہی بات کرتے ہیں، نہ اس کی کوئی گارنٹی دیتے ہیں۔ میں اس بات پر بھی احتجاج کرتا ہوں۔ بڑی مہربانی۔ شکریہ۔

(اس موقع پر سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب نے واک آؤٹ کیا)

سینیٹر سعیدہ اقبال: جناب والا! وزیر اعظم کے کہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ Leader of the House represents the Prime Minister here and he is ready to answer the questions of the Cabinet Division تو اس پر خوامخواہ ہنگامہ کھڑا کرنے کی تو بات ہی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: صحیح بات ہے۔ Cabinet Division کے سوالات کے جواب دینے کے لیے بخاری صاحب تیار ہیں اور ڈاکٹر صاحب بھی آگئے ہیں۔ وہ تو اس لیے بھی آگئے ہیں کہ اگر ان کے سوالات آج آتے تو ان کے بھی وہ جوابات دیتے۔ Then Shaukatullah Khan is there. I want to put it on record that two Ministers are sitting here. ہم میں تھوڑی سی fairness ہونی چاہیے۔ ویسے میری ذاتی رائے یہ ہے کہ بخاری صاحب کو کافی قربانی کا بکرا بنایا ہوا ہے۔ دیکھتے ہیں، کوشش کرتے ہیں کہ دوست لوگ واپس آجائیں لیکن those Ministers who are here......

(Followed by T04)

جناب قائم مقام چیئرمین: (جاری) کوشش کرتے ہیں کہ دوست واپس آجائیں۔ But those Ministers who were here in Islamabad آج انہیں یہاں ہونا چاہیے تھا۔ ٹھیک ہے آج holiday ہے لیکن ہمارا working day ہے۔ جو وزراء یہاں تھے میں نے ان کا نام بھی لیا ہے۔ ولی بادینی صاحب! آپ اپوزیشن میں ہیں یا treasury benches میں ہیں؟ ہم سینیٹرز کی حیثیت یہ ہے کہ جب کوئی ''قل'' ہو تو اس میں ہمارا موجود ہونا لازمی ہے۔ وہ اس لیے کہ یہاں پر بزرگ ہیں۔ شادی میں ان کو کرسی پر ایک طرف بٹھا دیں، کھانا عزت سے دے دیں۔ بابے آئے ہیں، پھر چلے جائیں گے۔ جی۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی: ابھی تو quorum بھی پورا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ quorum point out کر رہے ہیں؟

سینیٹر میر ولی محمد بادینی: جی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: انہوں نے quorum point out کر دیا ہے۔ گنتی کیجیے۔ گھنٹیاں بجائیں۔

(گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام چیئرمین: گنتی کیجیے۔

Only eleven members are present only after ringing of the bells. We will take up all these questions again. Now the quorum is not complete.

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جن سوالات کے جوابات کے لیے Ministers حاضر ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جن کے Ministers آئے ہیں جیسے آپ کے ہیں we take them on record because you are present, اس لیے Cabinet کے تو ہو گئے۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: باقی جو نہیں ہیں ان کے defer کر دیں۔ کیبنٹ کے سوالات کے جوابات دینے کے لیے تو ہم حاضر ہیں۔ باقی آپ defer کر دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی بالکل۔ You are right کیونکہ عالمگیر صاحب بھی آئے ہوئے تھے۔ ان کے بھی سب ہو گئے۔ We will take up of those جو present نہیں ہیں۔

Now due to lack of quorum we adjourn the House to meet again on Tuesday, the 20th of December, 2011 at 3.30 p.m. Thank you very much.

[*The House was then adjourned to meet again on Tuesday, the 20th of December, 2011 at 3.30 p.m.*]